50047-جوكوئى اپنے كسى مالدار عزيز كا روزہ افطار كروائے توكيا اسے افطاري كروانے كا ثواب حاصل ہوگا

سوال

ميري گزارش ہے كہ آپ مجھے معلومات فراہم كريں كہ اگرميں اپنے كسى مالدار عزيزكى افطاري كراوں توكيا يہ اس حديث كے ضمن ميں آئے گا (جس نے كسى روزہ دار كى افطاري كروائى اسے ..... الحديث) ؟

پسندیدہ جواب

يہ حديث امام ترمذي رحمہ اللہ نے زيد بن خالدا لجھنى رضى اللہ
تعالى عنہ سے روايت كى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے
فرمايا :

(جس نے بھى كسى روزہ دار كا روزہ كھلوايا اسے اس (روزہ دار) جتنا ہى اجروثواب
حاصل ہوگا اور روزہ دار كے اجروثواب ميں كچھ كمى نہيں كى جائے گى) .

علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذي ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

اور يہ حديث عام ہے جس ميں ہر روزہ دارچاہے وہ مالدار ہو يا فقير شامل ہے اور اس
ميں قريبى رشتہ دار وغيرہ بھى شامل ہوتے ہيں .

ديكھيں : فيض القدير للمناوي حديث نمبر (8890) كى شرح

بلكہ بعض اوقات قريبى رشتہ دار اور عزيز كى افطاري كروانا زيادہ اجروثواب كا
باعث ہوگا اس ليے كہ اس سے افطاري كروانے كا ثواب بھى حاصل ہوگا اور صلہ رحمى كا
بھى اجر ملے گا، ليكن جب رشتہ دار كے علاوہ كوئى دوسرا شخص فقير ہو اور افطاري كے ليے
اس كے پاس كچھ نہ ہو تو اس حالت ميں اس فقير كى افطاري كروانا زيادہ اجروثواب كا
باعث ہوگا كيونكہ اس ميں اس كى ضرورت وحاجت پوري ہو رہى ہے .

يہ اسى طرح ہے جس طرح قريبى رشتہ دار فقير شخص پر صدقہ كرنا كسى غير رشتہ
دار فقير سے زيادہ افضل ہے .

امام ترمذي اور ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالى نے سلمان بن الضبى رضى اللہ تعالى
عنہ سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(مسکین شخص پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے، اور رشتہ دار پر دو ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباري میں کہا ہے کہ :

"یہ لازم نہیں کہ قریبی رشتہ دار کو ہبہ (یعنی قریبی کو ہدیہ دینا) کرنا
مطلقا افضل و بہتر ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ ہوسکتا ہے مسکین محتاج اور ضرورتمند ہو
اور اس سے اسے نفع دینا متعدي ہو اور دوسرا اس کے برعکس اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

خلاصہ یہ ہے کہ :

قریبی رشتہ دار کی افطاري کروانا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (جس نے کسی روزہ دار کی افطاري کروائی اسے بھی اس کے اجروثواب جتنا ہی ملے گا) میں شامل ہے، بلکہ بعض اوقات کسی دوسرے کی بجائے قریبی رشتہ دار کی افطاري کروانی زیادہ اجروثواب کا باعث ہے اور بعض اوقات اس کے برعکس، ہر ایک کی ضرورت کے حساب اور اس کی افطاري پر مرتب شدہ مصالح کے اعتبار سے.

واللہ اعلم.